ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

ادب اطفال میں عصری شعور کی اہمیت

THE IMPORTANCE OF MODERN CONSCIOUSNESS IN CHILDREN'S LITERATURE

ڈاکٹر زینت بی بی

(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور)

ڈاکٹر محمد ناصر آفریدی

(شعبۂ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور)

ڈاکٹر تحسین بی بی

(صدر شعبہ اردو، یونیورسٹی آف صوابی)

ABSTRACT:

Literature that satisfies the interests and hobbies of children and which has been created keeping in view the psychology, needs, interests, inclinations, and strength of understanding of children of different ages. It deserves to be called literature. The important thing is that the amount of effort that goes into children's literature is small. Because children are the future of the nation, our survival depends on them. The present age and the age of electronic media. In this regard, more emphasis needs to be placed on children than ever before. Children are the architects of the future. If they remain unaware of their traditions, culture, and religion, then they will lose their identity in the world.

کلیدی الفاظ: عصری شعور، اسلوب، قومیت، تہذیب و ثقافت، جدید تقاضے، نفسیات، قومی تشخص، رجحانات۔

ادب معاشرے سے ماخوذ ہوتا ہے۔ جس کی دائرہ کار میں بچے، بڑے اور بزرگ سب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح ادب کی تخلیق میں نفسیات کے کردار کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بڑوں کا ادب بڑے ہی تخلیق کرتے ہیں۔ مگر بچوں کے ادب میں صورت حال قدرے مختلف ہوتی ہے۔ یہاں بڑے بچوں کی ذہنی سطح، نفسیات اور طبعی عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے ادب کے میدان میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ چونکہ بچوں اور بڑوں کی فطرت، عادات، رجحانات اور نفسیات الگ ہوتی ہے۔ نیز ان کی زندگی کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں کے ادب میں موضوعات اور اسلوب کا کافی فرق پایا جاتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کی ادب میں ایک نمایاں نقطہ آمد اور آورد کا بھی ہے۔ عموماً بچوں کے لئے لکھنے میں آمد کی بجائے آورد ہوتا ہے۔

اردو زبان میں بچوں کے ادب کی تاریخ کو انیسویں صدی کے آغاز میں نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ برصغیر میں انگریزوں کی آمد سے جہاں اردو زبان و ادب میں نمایاں تبدیلی دیکھی جا سکتی ہے، وہاں بچوں کا ادب بھی اس اثر انگیزی سے خالی نہیں ۔ اس سلسلے میں محمد حسین آزاد، الطاف حسین حالی، ڈپٹی نذیر احمد اور علامہ اقبال جیسے نامور ادیب شامل ہیں۔ دیگر اہم ناموں میں کرشن چندر، عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، احمد ندیم قاسمی، جگن ناتھ آزاد، مرزا ادیب، عبدالحی اور قدسیہ زیدی نے اس فن کی آب یاری کی ہے۔ انہوں نے نثر اور شاعری دونوں اصناف میں بچوں کے لئے لکھا۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ شاعری نسبتاً جلد زدہ عام ہوتی ہے۔ اس لئے بچوں کے لیے لکھی گئی نظموں کو نثر کے مقابلے میں شہرت زیادہ ملی ہے۔ جن میں اقبال، حفیظ جلندھری، اسماعیل میرٹھی، اور حالی وغیرہ شامل ہیں۔

ویسے تو بچوں کے ادب کی تاریخ امیر خسرو، میر تقی میر، نظیر اکبر آبادی اور غالب کے ہاں " قادر نامہ "کی صورت دیکھی جا سکتی ہے۔ اردو ادب میں بچوں کے ادب کے آغاز کے سلسلے میں جس کتاب کو اولیت اور فوقیت حاصل ہے۔ وہ امیر خسرو کی تصنیف "خالق باری" ہے۔ جس کے بارے میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ بچوں کے ادب کے حوالے سے پہلی اردو کتاب ہے۔

اس طرح میر تقی میر کے ہاں بھی بچوں کے لیے تخلیقات پر مشتمل نظمیں ملتی ہیں۔ جن کا ادب اطفال میں ذکر ضروری ہے۔ ان نظموں میں "موہنی بلی"، "بلی اور کتے"، "مچھر"، "کھٹمل" وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے بعد نظیر اکبر آبادی کا نام آتا ہے۔ جنہوں نے کئی ایسی نظمیں لکھی ہے جو ادب اطفال میں نمایاں طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان میں ایام طفل، بھولے بھالے، کن کوے اور پتنگ، گلہری کا بچہ، پودنے اور گڑھ پنکھ کی لڑائی، ریچھ کا بچہ، ہرن کا بچہ وغیرہ۔ نظیر اکبر آبادی کو عوامی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے بچوں کے لیے جو کچھ لکھا اس سے پہلے کسی شاعر یا ادیب کے حصے میں نہیں آیا۔

ان کے ساتھ ساتھ انشاءاللہ خان انشاء کا نام آتا ہے۔ جو نظیر اکبر آبادی کے ہم عصر تھے۔ ان کی بچوں کے ل" ئے رانی کیتکی" کی کہانی لکھی۔ یہ تصنیف بچوں کی پہلی "نثری کہانی" کی زمرے میں آتی ہے۔

مگر ادب اطفال کا نمایاں کام 1857ء کے بعد ہی نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں سر سید احمد خان کی اصلاحی تحریک کو بچوں کے ادب کا پلیٹ فارم قرار دیا جا سکتا ہے۔ عصری شعور کا ادراک الطاف حسین حالی کے ہاں نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کے پیش نظر بچوں کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی تربیت بھی تھی۔ اس حوالے سے ان کی کہانیاں جن میں "روٹی کیوں کر میسر آئی"، "مرغی اور ان کے بچے"، "برکھارت"، "میں کیا بنوں گا"، "شیر کا شکار" اور "گھڑیال اور گھنٹے" اہم کہانیاں ہیں۔ اسی طرح شبلی نعمانی بھی درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ انہوں نے اطفال کے لئے جو ادب تخلیق کیا ان میں

بچوں کی نفسیات کو بطور خاص توجہ دی گئی ہے۔ اس حوالے سے ان کی نمائندہ نظموں میں "عدل جہانگیر"، اور "صبح امید" شامل ہیں۔ پریم چند کے ہاں بھی ادب اطفال میں عصری شعور کی نمائندہ مثالیں "نادان دوست" وغیرہ کی صورت میں موجود ہیں۔ بچوں کی ذہنی واخلاقی اصلاح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسماعیل میر ٹھی اس فہرست میں اولیت کا درجہ حاصل ہے ۔ اس حوالے سے ڈاکٹر خو شحال زیدی لکھتے ہیں:

"ان کی تمام نظمیں نیچر کی واقفیت اور اصلیت پر مبنی ہیں اسماعیل میر ٹھی نے ایسی جزئیات کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا جو عام زندگی اور معاشرے میں بظاہر معمولی لیکن حقیقت اہم ہیں۔"(۱)

بچوں کا ادب بڑوں سے اس طور بھی مختلف ہوتا ہے کہ بچوں کی نفسیات، بچوں کی دنیا، مشاغل، دلچسپی، رجحانات اور دیگر خصوصیات بات واضح طور پر بڑوں سے مختلف ہیں۔ ادبِ اطفال کے حوالے سے پروفیسر اکبر رحمانی لکھتے ہیں:

"وہ ادب جس کے ذریعے بچوں کی دلچسپی اور شوق کی تسکین ہو اور جو مختلف عمر کے بچوں کی نفسیات، ضرورتوں، دلچسپیوں، میلانات اور ان کی فہم وادراک کی قوت کو پیش نظر رکھ کر تخلیق کیا گیا ہو۔ صحیح معنوں میں بچوں کا ادب کہلانے کا مستحق ہے"۔(۲)

بچوں کے ادب میں جو سبق اقبال نے دیا ان کی مثال سب کے سامنے ہے۔ چاہے وہ "بچے کی دعا" ہو، "ہمدردی" ہو، "ایک گائے اور بکری" ہو، یا پھر "پہاڑ اور گلہری" جیسی نظمیں بچوں کو واضح پیغام دینے میں نمایاں ہیں۔ حوصلہ محنت کی عظمت کا جذبہ ہمدردی اور بھلائی کا جذبہ بھی پیش نظر رہتا ہے۔ اس حوالے سے عبد القوی دسنوی لکھتے ہیں:

"وہ بچے کے ذہن کی کی تعمیر اس طرح کرنا چاہتے تھے جس سے وہ ایسا انسان بن سکے جو خدا آگاہ ہو، صداقت شعار ہو، حریت پسند ہو، ہمدرد مجسم ہو، غرور و تکبر کی لعنت سے پاک ہو، محسن شناس ہو، خدمت گزار ہو، غریبوں کا مددگار ہو، کمزوروں کا حامی اور وطن پرست ہو۔"(۳)

ادب اطفال میں اخلاقیات کا پہلو پیش نظر رہتا ہے نیکی، بدی، برائی، اچھائی یعنی مختلف اخلاقیاتی پہلو جیسے دوستی، ہمدردی، پیار محبت، یکجہتی اور منفی قوت جیسے جھوٹ، نفرت اور حسد وغیرہ کو سامنے لایا جاتا ہے۔

ادبِ اطفال میں کرداروں کا بھی خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔ اکثر مافوق الفطرت عناصر جیسے جن، بھوت، دیو اور پری وغیرہ کے ذریعے بچوں کی توجہ حاصل کی جاتی ہے۔ ادبِ اطفال میں پریوں، بھوتوں، شہزادوں، بادشاہوں اور دوسرے مافوق الفطرت عناصر کا ہونا اس لیے بھی ضروری ہے کیوں کہ بچے حیرت اور تجسس کے عناصر کی عدم دستیابی کی صورت میں دلچسپی لینے سے قاصر رہتے ہیں۔ اسی طرح تاریخی پس منظر کو بھی ادب اطفال میں شامل ہونا چاہیے۔ ایسی کہانیاں، قصے یا نظمیں ہونی چاہیے جن سے ان کو تاریخ کے زندہ کرداروں، واقعات اور اسلامی حوالے سے معلومات ملیں۔ اس کے ساتھ ساتھ "قومیت" بھی اس میں اہم حوالے شامل ہونے چاہیے ۔ ادبِ اطفال میں اہم عنصر جذبہ حب الوطنی، یک جہتی اور باہمی اتحاد ہے تا کہ بچوں کے ذہنی تسکین کے ساتھ ساتھ یہ بنیادی عناصر بھی ان کی شخصیت کا حصہ بنیں۔ اگر کوئی ادب اس کے برعکس ہے یا ہم دوسرے اقوام کا ادب اپنے نسلوں کو منتقل کر رہے ہیں تو یہ وہ نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ۔ کیونکہ ہر ملک یا علاقے کا ادب اُس علاقے یا خطے کے لیے تخلیق کیا گیا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک ادیب کو کو ادبِ اطفال میں ان تمام لوازمات کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر خوشحال زیدی لکھتے ہیں:

"بچوں کے ادب پر متعلقہ ملک، ماحول، سماجی رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کا پورا اثر پڑتا ہے۔ جو کتاب روسی بچوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ کتاب امریکہ کے بچوں کو بھی پسند آئے۔ بچوں کے لئے لکھنا بہت مشکل کام ہے اور نہ ہی ان کے لئے لکھی ہوئی ساری کتابیں بچوں کے ادب میں شامل کی جاسکتی ہیں۔"(۴)

ادب اطفال میں عصری شعور کے اجاگر کرنے میں اسلوب کی بھی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ضروری ہے کہ اس سلسلے میں آسان، سادہ اور غیر مبہم انداز تحریر یا پیشکش ہو تا کہ اُن کے ناپختہ ذہن کو جلد اصل بات تک رسائی حاصل ہو اس سلسلے میں گوہر رحمن نوید لکھتے ہیں:

"بچوں کا ادب لکھتے وقت اسلوب کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے الفاظ آسان ہو تا کہ انداز بیان میں کوئی دقت نہ ہو اور مفہوم واضح ہو کر سامنے آ سکے جس سے نئ فکری راستے کھولنے میں سہولت ہو۔"(۵)

اس طرح بچوں کو ادب کے ذریعے جھوٹ، تعصب، تنگ نظری اور حسد جیسی برائیوں سے دور رہنے کی تلقین بھی ہونی چاہیے۔

موجودہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو جدید تقاضوں اور ضروریات کے مطابق تربیت دینا ہوگی۔ ادب اطفال ان کی تربیت اور شعور میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ لہٰذا ادب کے ذریعے انہیں جدید سائنسی ترقی اور تبدیلی سے آگاہی دلائی جاسکتی ہے۔ ان کی ذہنی سطح اور طبعی عمر کو مد نظر رکھ کر تخلیق کیے جانے والے ادب میں سائنسی ترقی، تجربات اور انکشافات کے لیے خصوصی اہتمام ہونا ضروری ہے۔ انہیں کائنات اور اس میں پھیلے ہوئے نظام جیسے چاند، سورج، ستاروں اور خلا کے علاوہ دیگر سائنسی ایجادات سے مزین معلومات پر فوقیت دینی چاہیے تا کہ کھیل کھیل میں وہ سائنسی ترقی سے شناسا ہوں۔

"اگر بچوں کو ابتدا ہی سے غیر درسی سائنسی ادب بھی فراہم کیا جائے تو ان کے لئے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہو گا۔ کیونکہ بچے درسی کتب کے علاوہ بھی سائنس سے متعلق بہت سی کتابیں پڑھنے کے خواہش مند رہتے ہیں"۔(۶)

بچوں کے ادب کے فروغ میں رسائل اور اخبارات کی اہمیت بھی کافی زیادہ ہے۔ بہت سے ایسے رسائل اور اخبارات یا ان کے مخصوص صفحات ہیں جن میں بچوں کے حوالے سے مختلف تحریریں شامل ہوتی ہیں۔ ان میں بعض رسائل تو مخصوص ہی بچوں اور ان کے ادب کے لیے ہوتے ہیں۔ بچوں کی پہنچ ان کتابوں کی نسبت رسائل اور اخبارات تک زیادہ ہے۔ خاص طور پر وہ اخبارات جو ہفتے کے کسی مخصوص دن میں بچوں کے ایڈیشن کے عنوان سے اپنا مخصوص صفحہ شائع کرتے ہیں۔ ان میں موجود تحریری مواد مختلف تصاویر، کھیل، بچوں کی گہری دلچسپی لیے ہوتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

موجودہ دور اور الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے۔ اس سلسلے میں بچوں پر پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچے مستقبل کے معمار ہیں۔ اگر وہ اپنی روایات، تہذیب، ثقافت اور دین سے بے خبر رہیں گے تو پھر وہ دنیا میں اپنی شناخت کھو دیں گے۔ اس سلسلے میں بچوں کا ادب چاہے وہ مطبوعہ صورت میں ہو یا پھر الیکٹرانک انداز میں ہو خصوصی توجہ کی طلب گار ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بچے اخباری صفحات کتابیں اور رسائل کی نسبت ٹیلی ویژن یا پھر انٹرنٹ کے زیادہ شوقین ہوتے ہیں۔ اس میدان میں بحیثیت قوم ہم کافی پیچھے ہیں۔ ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ وہ ان عادات، اطوار اور ثقافت کی جانب بڑھ رہے ہیں جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس ابتر صورت حال میں ہمارے بچے نہ صرف بے راہ روی کا شکار ہیں بلکہ وہ ان دلچسپیوں میں مگن ہیں جو ان کی سربلندی کے بجائے ان کے لیے آنے والے وقت میں ناکامی اور بد اخلاقی کی صورت منتظر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پرنٹ اور الیکٹرونک دونوں صورتوں میں بچوں کو اپنے ماحول اور قومی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ادب کی تخلیق کی جائے۔ تاکہ وہ انسان دوستی اور دین کے سائے میں بڑے ہو اور ہمارے مستقبل کی حفاظت کی صورت ہمارے لئے باعث حوصلہ و امید ہوں۔

عصر حاضر میں بچوں کے ادب کی ضرورت و اہمیت سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا۔ موجودہ دور کے مقابلے میں ہمارے آنے والی نسلوں کے لیے چیلنجز کا سامنا نسبتاً زیادہ ہے۔ اکیسویں صدی میں نئے تجربات، علوم و فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی نے سارے ماحول کو یکسر بدل دل کر رکھ دیا ہے۔ عصر حاضر میں بچوں کی رسائی صرف اپنے ارد گرد ماحول تک محدود نہیں بلکہ انٹرنیٹ کی بدولت پوری دنیا تک ہو گئی ہے۔ ایسے میں اپنے بچوں کو اس جدید دنیا میں رہتے ہوئے اپنی روایات، قومی تشخص اور دین پر قائم رکھنا یقیناً ایک چیلنج سے کم نہیں۔ اس سلسلے میں ادیبوں کی ذمہ داری پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ ان کی تحریروں میں وہ دلکشی، دلچسپی رعنائی اور بدلتے وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر ادب کی تخلیق ضروری ہے۔ تاکہ تہذیب یافتہ، تعلیم یافتہ اور باشعور نسل کی صورت ہمارا مستقبل محفوظ ہو۔

حوالہ جات

۱۔ڈاکٹر خوشحال زیدی، "اردو میں بچوں کا ادب"، کلر پرنٹنگ پریس دہلی، ۱۹۸۹ء، ص ۱۸۹
۲۔ پروفیسر اکبر رحمانی، "اردو میں اطفال ایک جائزہ"، ایجوکینل اکادمی دہلی، ۱۹۹۱ء ص ۶۸
۳۔ عبدالقوی دسنوی، "بچوں کے اقبال"، نسیم بک ڈپو لکھنؤ، ص ۳۸
۴۔ ڈاکٹر خوشحال زیدی، "اردو ادب اطفال کے معمار"، نہرو چلڈرن اکیڈمی انتظار لاج غفار منزل ایکسٹینشن جامعہ نگر نیو دہلی 1993، ص 16
۵۔ گوہر رحمان نوید، "خیبر پختونخوا میں اردو ادب" یونیورسٹی پبلشرز پشاور فروری 2020، ص 364
۶۔ ڈاکٹر خوشحال زیدی، مشمولہ "اردو میں بچوں کے ادب کی انتھولوجی" ساہتیہ اکیڈمی فیروز شاہ روڈ نئی دہلی 2002۔ ص 14